
McGill University Library
3 103 077 503 3


McGill University
Library



Islam mēn nikāh-i bēvgān

'Ali, Ahmad

نمبر ۳

وانکحوا الایامی منکم والصلحین من عبادکم وامائکم ان یکونوا فقراء یغنہم اللہ من فضلہ

اسلام میں نکاحِ بیوگان

المرقوم

از العبد المذنب الراجی رحمۃ اللہ الباری احقر العباد محمد علی خیر الاولاد زید داؤد

المشتہر شعبہ التالیف والاشاعۃ الملحقہ لانجمن خدام الدین

دروازہ شیرانوالہ لاہور

در رفاہ عام سٹیم پریس لاہور بزیر نگرانی جناب میاں انوار الحق صاحب طبع شد

شعبان ۱۳۴۸ھ

بار چہارم پانچہزار

غلام محمد کاتب پری محل لاہور

ایک لاکھ چھیاسی ہزار رسالے مفت

شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین لاہور۔ ایک عرصہ سے مسلمانوں میں اصلاح رسوم اور احیاء دین کا کام سرانجام دے رہا ہے چنانچہ مسلمانوں کی مذہبی نکتہ نگاہ سے معاشرتی و اخلاقی اصلاح کیلئے ایک لاکھ چھیاسی ہزار رسالے بہ تفصیل ذیل شایع کرکے مفت تقسیم کئے ہیں جو لوگ اس مبارک خدمت میں حصہ لینا چاہیں وہ ناظم انجمن خدام الدین کے نام پر ہر طرح کی خط و کتابت و ترسیل زر اعانت کر سکتے ہیں

نمبر شمار	تفصیل رسالہ جات	تعداد اشاعت	نمبر شمار	تفصیل رسالہ جات	تعداد اشاعت
۱	تذکرۃ الرسوم الاسلامیہ	۱۴ ہزار	۹	خلاصۂ اسلام	۷ ہزار
۲	شہادۃ النحاریر علی حرمۃ المزامیر		۱۰	مال میراث میں حکم شریعت و اختیار رواج کی ...	۱۰ ہزار
	یعنی باجوں کی حرمت از روئے شریعت	۱۱ ہزار	۱۱	توحید مقبول	۱۰ ہزار
۳	اسلام میں نکاح بیوگان	۱۲ ہزار	۱۲	فوٹو کا شرعی فیصلہ	۸ ہزار
۴	احکام شب برأۃ	۱۵ ہزار	۱۳	پیغام رسولؐ	۲۰ ہزار
۵	ضرورۃ القرآن (قیمت ۲/)	۶ ہزار	۱۴	تحفۂ میلاد النبیؐ	۸ ہزار
۶	اصلی حنفیت	۱۷ ہزار	۱۵	تحفۂ معراج النبیؐ	۸ ہزار
۷	خلق محمدی	۱۰ ہزار	۱۶	فلسفۂ عید قربان	۸ ہزار
۸	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم		۱۷	اسلام ہند خطرہ میں	۱۰ ہزار
	کے فرمائے ہوئے وظیفے	۸ ہزار	۱۸	شرح اسماء اللہ الحسنیٰ	۱۰ ہزار

نوٹ:- (۱) تمام رسالجات ۲/ بذریعہ منی آرڈر یا بصورت ٹکٹ وصول ہونے پر رجسٹری بھیجے جائینگے (۲) ۲/ روپیہ وصول ہونے پر ان رجسٹرڈ بھیجے جا سکتے ہیں اس صورت میں گم ہونے کا اندیشہ ہے (۳) جو صاحب ان رسالجات کے علاوہ پانچوں تفسیریں اور مصباح بھی منگوانا چاہیں تو مبلغ عہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر رجسٹرڈ پیکٹ منگوالیں (۴) وی پی منگوانیکی صورت میں عہ خرچ آئینگے ۵/ ۱۸ رسالوں میں سے کوئی ایک رسالہ اگر کوئی صاحب منگوانا چاہیں تو ایک کا ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں (مگر ضرورۃ القرآن کے لیے ۲/۰ کے ٹکٹ اور شرح اسماء اللہ الحسنیٰ کے لئے ۲/ کے ٹکٹ بھیجنے ضروری ہیں *

ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد

سوال

مذہب اسلام بیوہ عورت کے نکاح کے متعلق کیا حکم دیتا ہے بینوا توجروا

الجواب

برادران اسلام ہمارا ایمانی فرض ہے کہ جب کبھی کوئی ضرورت پیش آئے تو پہلے اللہ تعالیٰ کے دروازہ کو کھٹکھٹائیں یعنی حبل اللہ المتین قرآن مجید سے دریافت کریں۔ جو چیز قرآن پاک سے سمجھ میں آئے اگر اس پر مہر تصدیق لگانی کی ضرورت ہو کہ آیا جو کچھ ہم نے سمجھا ہے وہی اللہ تعالیٰ کی مراد ہے یا کہیں غلطی تو نہیں کر گئے تو قرآن پاک پر غور کرنے کے بعد سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہ ابی وامی کے دستور العمل کو بھی دیکھا جائے۔ اگر قرآن مجید کے سمجھے ہوئے مضمون پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل کی مہر تصدیق بھی لگ جائے۔ تو پھر کسی کلمہ گو کو سرمو تجاوز کرنے کا اختیار بھی باقی نہیں رہتا۔ بالخصوص جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ کے بعد سلف صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا عملدرآمد بھی اس پر رہا ہو۔ پھر تو ناسخ ومنسوخ والا احتمال بھی رفع ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں انکار کرنا سوائے اسکے کہ مندرجۂ ذیل وعید کا مستحق ہو اور کیا ہو سکتا ہے۔ قولہ تعالیٰ وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا

ترجمہ۔ اور جو شخص ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مخالفت کرے اور مومنین (یعنی صحابہ کرام) کے راستہ کی پیروی نہ کرے ہم بھی اسکو اسی کے سپرد کر دینگے جسکے پیچھے وہ پڑا ہے اور اسکو دوزخ میں داخل کرینگے۔ اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے ؞

اسی قاعدہ مذکورہ بالا کے موافق ہمارا فرض ہے۔ کہ مسئلہ نکاح بیوگان کی تحقیق کریں۔ لہٰذا سب سے پہلے قرآن پاک سے دریافت کرتے ہیں ؞

قرآن مجید کا ارشاد اوّل متعلق نکاح بیوگان

قولہ تعالیٰ وَأَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

ترجمہ:۔ (اے مسلمانو!) جو تم میں سے رانڈ ہوں اور تمہارے غلاموں

اور لونڈیوں میں سے جو نیک ہوں۔ اُنکے نکاح کرادو۔ اگر وہ لوگ تنگ دست ہونگے۔ تو اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے بے پرواہ کر دیگا +

مفسرین حضرات غفر ہم اللہ تعالیٰ ورحمہم اَیَم کی معنی عام کرتے ہیں۔ یعنی ہر وہ آدمی جس کا جوڑا نہ ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت پہلے اسکی شادی ہو چکی ہو یا نئی شادی کرنیوالا ہو اگر ضرورت ہو تو جامع البیان۔ ابن کثیر و خازن و مدارک وغیرہ تفاسیر معتبرہ کو دیکھ لو۔ لہٰذا اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ حکم دیتے ہیں۔ کہ اے مسلمانو! کسی شخص کو اپنے ہیں ہی بے شادی شدہ نہ چھوڑو خواہ وُہ کنوارا ہو یا رانڈ ہو

ارشاد دوم

قولہ تعالےٰ۔ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ

ترجمہ۔ اور جو لوگ تم میں سے مر جاتے ہیں اور بیوائیں چھوڑ جاتے ہیں۔ تو ان کی بیوائیں اپنے نفسوں کو چار مہینے اور دس دن انتظار کرائیں۔ پھر جب وہ اپنی عدت کو پُورا کر چکیں۔ تو (اے مسلمانو) تم پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ دستور شرعی کے مطابق جو چاہیں۔ وہ اپنے نفسوں کے متعلق کریں اور جو تم کرتے ہو اللہ تعالیٰ اس سے خبردار ہے۔

مُفسرین حضرات میں سے خازن اور صاحب مدارک وغیرہ نے اس آیت کی تفسیر میں صاف لکھا ہے۔ کہ جس عورت کا خاوند مر جائے۔ تو وہ اپنی عدت گذارنے کے بعد خطبہ (منگنی) کرنے والوں کیلئے بیشک اپنا سنگار بناؤ کرے

میرے عزیز بھائیو۔ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے بھی صاف طور پر معلوم ہوا۔ کہ شرعاً بیوہ عورتوں کو نکاح کرنے کی کوئی ممانعت نہیں ہے قرآن مجید کی آیات سے نکاح بیوہ کی اجازت بلکہ کرنیکا حکم صراحتہً معلوم ہو چکا ہے لیکن اسکے بعد خاتم النبیین شفیع المذنبین سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات بھی ذکر کر دیئے جاتے ہیں۔ تاکہ کسی شخص کو یہ شبہ باقی نہ رہے۔ کہ ممکن ہے کہ قرآنِ پاک کی یہ آیات منسوخ ہو چکی ہوں ۞

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات متعلقہ نکاح بیوگان

(۱) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنکح الایم حتیٰ تستامر ولا تنکح البکر حتی تستاذن قالوا یارسول اللہ وکیف اذنھا قال ان تسکت متفق علیہ ترجمہ۔

ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت کیگئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ بیوہ عورت کا نکاح نہ کیا جاوے۔ جب تک کہ اس سے مشورہ نہ کر لیا جاوے (یعنی وارثوں کو یہ حق نہیں ہے کہ بیوہ کی مرضی کے بغیر جہاں چاہیں اُسے نکاح کر دیں۔ بلکہ جہاں وہ خود بھی راضی ہو وہاں کریں) اور کنواری لڑکیوں کا بھی انکی اجازت کے بغیر نکاح نہ کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کنواری کی اجازت کس طرح ہو گی فرمایا کنواری کی اجازت یہ ہے کہ چپ رہے (یعنی اگر چپ رہی تو سمجھا جائیگا کہ راضی ہے

اس حدیث شریف سے ثابت ہؤا۔ کہ شریعت اسلامی میں نکاح بیوہ کوئی معیوب چیز نہیں ہے۔ بلکہ نکاح کرنے میں ورثار کو چاہیئے۔ کہ بیوہ کی رضا کا لحاظ رکھیں۔ اور اسی سے پوچھکر جہاں وہ چاہے وہاں کر دیں *

(۲) عن جابر رضی اللہ تعالےٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا لایبیتن رجل عند امرأۃ ثیب الا ان یکون ناکحاً او ذامحرم مسلم

ترجمہ:۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیگئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ خبردار کوئی شخص کسی بیوہ عورت کے ہاں رات نہ ٹھہرے (ہاں مگر وہ شخص رہ سکتا ہے) جس نے اس بیوہ سے نکاح کر لیا ہے یا وہ شخص جس کا نکاح اس بیوہ سے حرام ہے انتہیٰ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد سے معلوم ہوا۔ کہ۔ آپکے ہاں نکاح بیوہ کوئی معیوب چیز نہیں ہے۔ اگر نکاح معیوب ہوتا تو آپ یوں فرماتے کہ بیوہ عورت کے ہاں سوائے محرم کے اور کوئی شخص نہیں رہ سکتا یہ نہ فرماتے کہ اجنبی شخص بعد از نکاح ہی ٹھہر سکتا ہے *

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا طرزِ عمل متعلق نکاح بیوگان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح گیارہ ہیں۔ جو کہ عموماً مسلمانوں میں مشہور ہیں۔ ازواج مطہرات کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں حضرت خدیجہ رضؓ۔ حضرت زینب رضؓ خزیمہ کی بیٹی حضرت سودہ رضؓ۔ حضرت عائشہ رضؓ۔ حضرت حفصہ رضؓ۔ حضرت ام سلمہ رضؓ حضرت زینب رضؓ جحش کی بیٹی حضرت ام حبیبہ رضؓ۔ حضرت جویریہ رضؓ حضرت میمونہ رضؓ۔ حضرت صفیہ رضؓ

ان گیارہ پاک بیبیوں میں سے سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے باقی سب کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دوسرا نکاح ہوا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چار صاحبزادیاں ہیں۔ حضرت زینب رض۔ حضرت رقیہ رض۔ حضرت ام کلثوم رض۔ حضرت فاطمہ رض

ان چار صاحبزادیوں میں سے حضرت رقیہ رض اور حضرت ام کلثوم رض کا نکاح دوبارہ حضرت عثمان رض سے ہوا ہے۔ حضرت رقیہ رض کا پہلا نکاح عتبہ سے تھا۔ چونکہ وہ مسلمان نہیں ہوا تھا اسلئے اس سے یہ نکاح فسخ کرنا پڑا۔ اس فسخ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکا نکاح دوبارہ حضرت عثمان رض سے کر دیا۔ علیٰ ہذا القیاس حضرت ام کلثوم رض کا پہلا نکاح عتیبہ سے تھا چونکہ اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور نکاح آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت سے پہلے کا تھا اسلئے اس سے بھی نکاح فسخ کرنا پڑا۔ جب حضرت رقیہ رض کا انتقال ہو گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ام کلثوم رض کا دوبارہ نکاح حضرت عثمان رض سے کر دیا۔ برادران عزیز جس کام کے کرنے کا اللہ تعالیٰ حکم دیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (فداہ ابی و امی) اس حکم کی تعمیل کرکے دکھادیں۔ کیا ایسے کام کو کوئی مسلمان (نعوذ باللہ من ذالک) باعث ذلت خیال کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طرز عمل کو کوئی شخص اپنی ذلت خیال کرتا ہے۔ تو پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ کس معنی میں وہ اپنے آپکو مسلمان کہتا ہے۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے

لا یؤمن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من والدہٖ و ولدہٖ والناس اجمعین

ترجمہ۔ کوئی شخص تم میں سے مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسکے والد اور اُسکی اولاد اور سب لوگوں سے اُس کے نزدیک زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں :-

اے مسلمانو! کیا محبوب سے محبت کی یہی معنے ہے کہ اسکی نقل و حرکت اور اسکی

طرز معاشرت کو حقارت کی نگاہ سے دیکھے۔ اور خود اس سے متنفر رہے یا محب صادق اس کو کہا جاتا ہے۔ جو محبوب کی ہر ادا پر فدا ہو۔

مسلمانو! خدائیتعالیٰ کیلئے ذرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ترازوئے اُسوہ حسنہ میں اپنے ایمان اور اسلام کو ڈالکر تولکر تو دیکھو۔ کہ اسکا کیا وزن ہے اور اس ایمان کے سونے کو کسوٹی پر ذرا گھسکر تو دیکھو کہ تمہارا سونا کس بھاؤ کا ہے۔

نوٹ:۔ علاوہ اسکے فقہاء عظام رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے کسی نے بھی جواز نکاح بیوہ کا خلاف نہیں کیا۔

بیوہ عورتوں کے رشتہ داروں سے عرض

میرے پیارے بھائیو۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ ہم خود اپنے مالک نہیں ہیں۔ کہ جو چاہیں کریں اور کوئی باز پرس نہ ہو نہیں نہیں۔ بلکہ ہم بندے ہیں اور ہمیں اپنی ہر نقل و حرکت اور ہر قول و فعل کا حساب اپنے پیدا کرنے والے مالک کو دینا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ترجمہ۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ کرتا ہے۔ اس سے کوئی پوچھ نہیں سکتا۔ اور جو بندے کرتے ہیں انسے پوچھا جائیگا۔ بھائیو! جہاں تم سے اور کاموں کی باز پرس ہوگی۔ وہاں ان بیوہ مستورات بے کس و بے بس کے متعلق بھی سوال ہوگا۔ جنکی حفاظت و نگرانی خدا تعالیٰ نے تمہارے سپرد کی تھی۔ بتاؤ۔ کہ اگر وہاں مندرجہ ذیل سوالات ہوئے تو کیا جواب دو گے اور اس قسم کے سوالات کا ہونا کوئی بعید نہیں ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیتہ۔ ترجمہ ہر ایک تم میں سے حاکم ہے۔ اور ہر حاکم سے اپنی رعایا کی بابت کیمتعلق

فہرست سوالات قیامت

(۱) کیا تم نے فلاں بیوہ عورت (مثلاً بیٹی۔ نواسی۔ پوتی۔ بہن۔ بھانجی وغیرہ) کو جو تمہاری تحویل میں تھی۔ اللہ تعالیٰ کے حکم (جو پہلے ذکر ہو چکا ہے) کی تعمیل کرنے کی ترغیب دی تھی

(۲) اگر اس نے انکار کیا تھا۔ تو نور ایمان سے کہو۔ کہ آیا اسکا انکار رسمی تھا یا دل سے تھا۔ اگر تمہارا ضمیر گواہی دے رہا تھا کہ یہ رسمی ہے تو تم نے کیوں انکشاف حقیقت کیلئے پورا زور نہ دیا

(۳) کیا تم نے اس بے زبان پردہ نشین کیلئے پہلے کیطرح دوبارہ رشتہ تلاش کیا تھا۔

(۴) اگر یہ پہلی تینوں باتیں تم نے نہیں کیں تو کیوں؟ کیا تم نکاح ثانی کو ذلت و عار سمجھتے تھے

(۵) اگر تم میرے حکم کی تعمیل کو ذلت اور سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے طرزِ عمل کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے تم خود ہی فیصلہ کرو کہ جب تم میرے مخالف رہے اور میرے ساری دنیا و ما فیہا سے بڑھ کر پیارے دوست کے مخالف رہے تو اب تم سے دوستوں کا سلوک کیا جائے یا دشمنوں کا ام حسب الذین اجترحوا السَّیِّاٰتِ اَنْ نَّجْعَلَهُمْ كَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَوَآءً مَّحْیَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ سَآءَ مَا یَحْكُمُوْنَ ترجمہ۔ جو لوگ بُرے کام کرتے ہیں۔ آیا انکا یہ خیال ہے کہ ہم انکے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کریں گے۔ جیسا ان لوگوں کے ساتھ کیا جائیگا۔ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک کام کئے۔ انکی زندگی اور موت برابر ہوگی۔ جو فیصلہ یہ بدکار کر رہے ہیں۔ وہ بُرا ہے (قرآن حکیم)

(۶) اگر تم نے ہمارے حکم کی تعمیل کو ذلت خیال کیا تھا تو بتلاؤ کہ اس بے زبان کے اخلاق کی حفاظت کا پھر کیا طریقہ سوچا تھا۔

(۷) اگر بحالت بیوگی مجرد رہنے کے باعث اس مظلومہ سے کسی غلطی کا ارتکاب ہوا

ہے تو چونکہ تم ہی اس غلطی کرانیکے باعث تھے۔ لہذا کیوں نہ تمہیں بھی اس سزا میں شریک کیا جائے جو اس کرنے والی کو ملے گی

میرے عزیز بھائیو اگر اللہ تعالیٰ کی شہنشاہی عدالت عالیہ میں تم سے اس جرم کے متعلق بالغرض یہ سوالات ہوں تو بتاؤ کہ کیا جواب دو گے وما علینا الا البلاغ

بیوہ بہنوں سے درخواست

عزیز بہنو جب تم نے کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھا ہے اور کفر کی تمام رسموں اور عاروں سے آپنے آپکو نکال کر سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین کا دامن پکڑا ہے۔ اور تمہارا یہ ایمان ہو کہ آنحضور صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہی کا دامن یعنی تابعداری ہمیں دوزخ سے نجات دیگی اور بہشت میں پہنچائیگی۔ تو پھر کیا وجہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نکاح ثانی کرنیکی اجازت بلکہ حکم (جیسا کہ تم پہلے قرآن مجید کا حکم سن چکی ہو) دیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس پر عمل کر کے مسلمانوں کو دکھاویں۔ جسکے یہ معنے ہوئے۔ کہ نکاح ثانی اسلام میں کوئی عار نہیں ہے لیکن چونکہ ہمارے پہلے ہندوانہ مذہب میں عار سمجھا جاتا تھا۔ اس لئے ہم اس سے پرہیز کریں۔ تو پھر تم خود ہی انصاف کرو کہ آیا تم نے اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ساتھ دیا یا کفر اور کافروں کا۔ اور جب تم نکاح کو عار سمجھتی ہو۔ تو بتلاؤ کہ پھر عزت و عصمت کی حفاظت کس طرح کرو گی۔ آیا مردوں میں وہ خوف خدا ہے جسکے باعث کسی اجنبی عورت سے بدگمانی دل میں نہ لائیں۔ یا عورتوں میں عام طور پر وہ اللہ تعالیٰ کا ڈر ہے؟ کہ خواہشات نفسانی اور القاء شیطانی میں خوف خدا غالب ہی رہے۔ بالخصوص اسلامی اصول کے مطابق تو تمہیں تجرد کی زندگی گذارنا سخت مشکل اور معیوب ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا ارشاد ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تم عورتوں کے پاس اندر جانے سے بچو۔ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ دیور کے متعلق کیا حکم ہے۔ آپنے فرمایا دیور تو موت ہی (رواہ البخاری و مسلم) دوسری حدیث شریف میں ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپنے فرمایا۔ کوئی شخص کسی عورت (غیر محرمہ وزوجہ) کے پاس اکیلا نہیں ہوتا۔ مگر تیسرا ان کے ہاں شیطان ہوتا ہے۔ انتہیٰ (یعنی شیطان بُرے خیالات دونوں کے دلوں میں پیدا کرکے زنا کی طرف رغبت دیتا ہے)

اے مسلمان بہنو! جب سوائے ان مردوں کے جنکے ساتھ تمہارے نکاح حرام ہیں۔ اور کوئی شخص تمہارے ہاں گھر میں نہیں آسکتا۔ اور نہ تم گھر سے نکل کر باہر کسی کے ہاں جاسکتی ہو۔ تو بتلاؤ کہ کتنی بیوہ بہنیں ایسی ہونگی جنکی خبرگیری کھانے پینے کپڑے سودا وغیرہ میں محرم کرتے ہیں اور کتنے گھر ایسے ہونگے۔ جہاں سوائے محرم مردوں کے اور کسی کا قدم نہیں آتا۔ جب یہ دو تو باتیں عام طور پر مشکل ہیں۔ تو پھر کیوں نہ وہ سیدھی راہ اختیار کیجائے۔ جس سے خدا تعالیٰ بھی راضی ہو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی یاد تازہ بھی ہو جائے۔ دُنیا میں زندگی بھی آرام سے گذرے اور عزّت بھی محفوظ رہے۔ اور اخلاق بھی پاک رہیں۔ اور دل بھی شیطانی وسوسوں سے صاف رہے ؂

دُعا اے مقلب القلوب تیری ذات پاک ہر بات پر قادر ہے تو ہی بیوہ عورتوں کے وارثوں کو طاقتِ ایمانی عطا فرما جس سے وہ تیرے اس حکم کی تعمیل کرنے میں شیطانی وسوسوں اور کفر کی رسموں کو توڑ سکیں اور اے ارحم الراحمین تو ہی ان بیوہ عورتوں کے دلوں میں ایمان کی برکت دے جس سے وہ تیرا حکم ماننے میں پس وپیش نہ کریں جس سے انکی دنیا کی عزّت بھی محفوظ رہے اور

اخلاق بھی درست رہیں۔ اور تو بھی راضی ہو کر انہیں جنت میں جگہ دے۔ آمین یا الہ العالمین ۵

تصدیقات علمائے کرام

۱۔ نصوص قرآنیہ اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اور اقوال آئمہ عظام سے نکاح بیوگان کی اشد تاکید پائی جاتی ہے اس خیال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور صحابہ کرام نے اس پر پورے طور پر عملدرآمد کر کے اسوہ حسنہ پیش کیا۔ علامہ مجیب نے جو کچھ اس مسئلہ کے متعلق تحقیق فرمائی ہے عین ثواب ہے۔ میری رائے بالکل انکے موافق ہے (حضرت مولانا مولوی) نجم الدین (صاحب) صدر مدرس (اورینٹیل کالج لاہور)

۲۔ بہت افسوس ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو مسئلہ مرقومہ کے جواز کے متعلق استفسار کرنا پڑے۔ خدا کا حکم ہے وانکحوا الایامیٰ منکم والصّالحین من عبادکم وامائکم (الآیۃ) ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات باستثناء حضرت عائشہؓ ایامی ہی تھیں وفی ذالک عبرۃ لمن ادکر لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (حضرت مولانا مولوی) عبد العزیز صاحب راجکوٹی میمن پروفیسر اورینٹل کالج لاہور

۳۔ الجواب صحیح۔ (حضرت مولٰنا مولوی) عبد العزیز (صاحب) مدرس شاہی مسجد لاہور)

۴۔ مشروعیت نکاح بیوگان کتاب اللہ وسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قولاً وعملاً واجماعاً وتعامل صحابہ وقیاس واقوال مجتہدین سے نصاً ثابت ہے جس میں کسی تاویل وغیرہ کی گنجائش نہیں جیسا کہ مجیب محقق نے بیان فرمایا تو منکر جاہل فاسق ہے اور عالم کافر ہے فقط واللہ اعلم

(حضرت مولانا مولوی) عبدہ المسکین شاہ رسول صاحب عفی عنہ (مدرس انجمن نعمانیہ لاہور)

۵۔ انہ لقول فصل وما ھو بالھزل۔ یعنی این جواب باصواب است صحیح ودرست بے ارتیاب است (بقلم حضرت مولانا مولوی) محمد یار (صاحب) عفی عنہ (القلمہ امام وخطیب ومفتی مسجد طلائی لاہور)

۶۔ للہ در المجیب کیف اتی بجواب عجیب

(حضرت مولانا مولوی) عبد الواحد (صاحب) غزنوی مسجد چینیانوالی لاہور

۷۔ بیوہ کا نکاح کتاب اللہ اور حدیث نبوی سے ثابت ہے جو حکم نصوص قطعیہ سے ثابت ہو اسمیں دیگر دلائل ظنیہ کی ضرورت نہیں ہوتی دلیل ظنی وہاں قائم کیجاتی ہے جہاں نص قطعی اصلاً نہ پائی جائے ھذا عندنا واللہ اعلم وعلمہ اتم

(کتبہ حضرت مولٰنا مولوی) مفتی عبد القادر (صاحب) عفی عنہ مدرس مدرسہ غوثیہ عالیہ مسجد سادھواں لاہور)

۸ - نکاح بیوگان شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں معیوب نہیں

(جناب مولانا مولوی، فقیر غلام مرشد صاحب، کان اللہ لہٗ (صدر مدرس) دار العلوم نعمانیہ منڈی لاہور)

۹ - الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ الامین اقول وباللہ التوفیق
اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں۔ ان تنازعتم فی شیٔ فردوہ الی اللہ و الرسول الآیۃ۔ یعنی تمہیں اگر کسی امر میں نزاع پیدا ہو جائے تو تم کتاب اللہ اور سنت پر پیش کرو کیونکہ کوئی صحیح الایمان مسلمان اللہ اور اس کے رسول کے احکام سے آگاہ ہو کر کبھی اسکی خلاف ورزی نہیں کرتا چنانچہ دوسری جگہ ارشاد فرمایا فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فی ما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما۔ یعنی تیرے رب کی قسم ہے۔ کہ یہ لوگ تب تک ایماندار نہیں ہونگے جب تک اپنے تنازعات میں تجھے اپنا حکم (فیصلہ کنندہ) نہ بنائیں۔ اور پھر آپ جو فیصلہ دیں۔ اس سے دل میں کسی قسم کی کدورت نہ لائیں۔ (خواہ اُنکے مخالف ہی ہو) اور پورے طور پر تسلیم کر لیں۔ ایسے صحیح احکام قرآنیہ کے ہوتے ہوئے کسی ایماندار کو انکی مخالفت کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ رسوم ورواج کی پابندی صرف اس حد تک جائز خیال کی گئی ہے جس حد تک وہ صریح احکام قرآن وسنت کے مخالف نہ ہوں۔ اور اگر کسی حکم شریعت کے مخالف ہوں تو یقیناً انکی پابندی حرام قرار دیگئی ہے شریعت حقہ نے جس حکم کو امت مرحومہ پر عائد کیا ہے اسکی پابندی بلا استثناء ہر ایک فرد بشر پر جس پر وہ حکم عائد ہو سکتا ہے فرض ہے اور اسکی مخالفت کرنیوالا فاسق وفاجر ہے حدود اللہ سے تجاوز کرنا کسی صحیح العقیدہ مسلمان کا کام نہیں بلکہ ایسے اشخاص پر قرآن وسنت میں سخت وعیدیں آچکی ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مسئلہ مندرجہ سوال کے متعلق حکم خداوندی کیا ہے سورۂ نور میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں۔ وانکحوا الایامیٰ منکم (الآیۃ) لفظ ایامیٰ جمع ہے جسکا مفرد ایم ہے جسکے معنی ہیں ایسی عورت جو خاوند نہ رکھتی ہو اور ایسا مرد جو عورت نہ رکھتا ہو۔ چونکہ یہ آیت شریفہ مرد اور عورت ہر دو پر عائد ہوتی ہے اسلئے انکحوا جو صیغہ امر ہے بطریق وجوب مرد اور عورت کے نکاح کر دینے پر دلالت کرتا ہے اور اسمیں خطاب اولیاء یعنی ایسے اشخاص کو کیا گیا ہے جو عقدۃ النکاح کا اختیار رکھتے ہیں پس جب صریح نص قرآنی سے غیر منکوح مرد اور عورت کے نکاح کر دینے کا حکم ثابت ہے تو اسکے مقابلہ میں کسی خاندانی یا قومی رسم ورواج کو مقدم رکھکر اس حکم کی خلاف ورزی کرنا عذاب الٰہی کا مورد بننا ہے واضح ہو کہ شریعت کا ہر ایک حکم عقل سلیم اور طبع مستقیم کے ہرگز مخالف نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اسکی مخالفت میں بہت سی قباحتیں متصور ہیں جو انسانی ہمدردی پر بھی نہایت بری خیال کیگئی ہیں۔ اور ہمیشہ آئے دن اس قسم کے واقعات دیکھنے میں آتے ہیں جو شریفوں کی عزت اور ننگ وناموس کے برباد کرنے اور اسلامی جماعت میں بہت سی بداعمالیوں کی اشاعت کرنے میں پورا دخل ... بیوگان کے نکاح ثانی کی مخالفت کفار کی رسوم کا بقیہ ہے جو مسلمانوں کے بعض قابل خاندانوں میں اب تک چلا آتا ہے اور اسکا دور کرنا شرعاً اور عقلاً ہر ایک مسلمان کا فرض ہے۔ واللہ اعلم بالصواب

(کتبہ حضرت مولانا مولوی) اصغر علی روحی عفی عنہ (پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور)

۱۰ - الجواب حق وصحیح بلا مقال فماذا بعد الحق الا الضلال

(حضرت مولانا مولوی) احمد علی عفی عنہ (خطیب مسجد شاہی و پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور)

قرآن حکیم کی نئی تفسیر

مرتبہ حضرت مولٰینا حاجی احمدُ علی صاحب

حضرت مولٰینا مولوی حاجی احمد علی صاحب مدظلہ العالی قرآن حکیم کی خدمت بصورت درس و تدریس ایک عرصہ سے جس تن دہی اور جانفشانی سے کر رہے ہیں وہ پنجاب کیا بلکہ تمام ہندوستان کی مسلم آبادی سے پوشیدہ و مخفی نہیں چنانچہ شہر لاہور دروازہ شیرانوالہ مسجد لائن سبحانخان میں صبح کے وقت اگر تجارت اور ملازمت پیشہ اصحاب تعلیم قرآن سے بہرہ اندوز ہو رہے ہیں تو شام کے وقت وہاں ہی سکولوں اور کالجوں کے طلبہ مستفید ہو رہے ہیں تحریری طور پر مولٰینا نے جو دین الٰہی کی خدمت کی وہ ظاہر و باہر ہے۔ چنانچہ انجمن خادم الدین کیطرف سے اس وقت تک ایک لاکھ چھیاسی ہزار کی تعداد میں اصلاحی رسالجات شائع ہو چکے ہیں جو مفت تقسیم ہو رہے ہیں یہ سب کچھ مولٰینا ہی کے وجود مسعود کی برکت سے ہو رہا ہے بعض مخلص احباب کی مخلصانہ درخواست پر مولٰینا نے قرآن حکیم کی تفسیر لکھنا شروع فرمائی چنانچہ بطور نمونہ سورۂ علق یعنے فتح حق۔ سورہ عصر جسمیں عروج اقوام کے اسباب۔ سورۂ قریش جسمیں فرائض علماء کرام و صوفیائے عظام سورۂ کوثر جسمیں اصول ہزیمت اعداء اسلام سورۂ معوذتین جسمیں مصائب میں جائی پناہ کے مضامین درج ہیں۔ بوضاحت بیان فرمائے ہیں لکھائی چھپائی کاغذ نہایت عمدہ زیب جلد دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ جمیع مسلمانان ہند سے واثق امید ہے کہ حضرت مولٰینا کی اس سعی جمیل سے ضرور فائدہ اٹھائینگے :—

اس تفسیر کے متعلق ہندوستان کے مقتدر علماء کرام کی رائیں

استاذ العلماء عمدۃ المحدثین زبدۃ الصالحین اعلٰحضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب مدظلہ العالی

الحمد للہ رب العالمین کما ہو حقہ والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد خاتم الانبیاء وآلہ واصحابہ ومن اتبعہم باحسان الی یوم حسابہ۔

امابعد احقر نے بحمداللہ پانچ نمبر متعلقہ تفسیر سورۂ قریش کوثر معوذتین و سورۂ عصر و سورۂ علق من تصنیف عالم ربانی یادگار علماء آخرت مولٰینا مولوی احمد علی صاحب مقیم لاہور مطالعہ کئے اور اپنے مقدور کے موافق بغور دیکھے پورا دیکھکر اولاً تو حق تعالٰی شانہ کا شکر ادا کیا کہ اس گئے گذرے ہوئے زمانہ میں بھی

کوئی داعی الی اللہ موجود ہے۔ جو قلوب قاسیہ کو کچھ آخرت یاد دلا دیتا ہے اور چندے تجدید ایمان کرادیتا ہے اور حلاوت ایمانکی یاد آجاتی ہے۔ ثانیاً دل اور سینہ سے جناب مستطاب مصنف علام ادام اللہ فیضہ کیلئے دعا نکلی کہ حق تعالےٰ انکی طول حیات اور مشاغل بابرکات سے اور استقامت علم وعمل سے امت مرحومہ کو دیر باد بہرہ مند فرمائیے اور جنکے یہاں آخرت کا باب ہی نہیں رہا انکو صحیح راستے پر لائے میرے نزدیک یہ کل مضامین روایت اور درایت کا خلاصہ ہیں واللہ الموفق۔

احقر افقر محمد انور شاہ کشمیری عفا اللہ عنہ ۲۸ ذی القعدہ ۱۳۴۷ھ

سید الاتقیاء اسوۃ الصلحاء حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند

میں نے جناب مولنا احمد علی صاحب زید مجدہم کے متعدد رسائل درباره تفسیر سور قرآنیہ یعنی تفسیر سورۂ علق ومعوذتین قریش وکوثر ابتدا سے آخر تک دیکھے ماشاء اللہ نہایت پرمغز اور مفید ہیں۔ میں نے جہانتک غور کیا تمام مضامین کو طریقہ سلف کے موافق پایا۔ تفسیر میں بہت زیادہ احتیاط سے کام لیا گیا ہے اور جو مضامین بطور اعتبار وتاویل استخراج کئے گئے ہیں۔ وہ بھی باریکتر مفید اور کار آمد ہیں۔ اس سلسلہ کے جاری رہنے سے بہت زیادہ امید ہے۔ کہ عام مسلمانوں بلکہ خواص کو بھی بہت فائدہ حاصل ہو۔ البتہ میں ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت مولف حتی الوسع عبارت سہل اور عامۃ الناس کو سمجھانیوالی اختیار فرمائیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ جناب مؤلف کی عمر اور عمل میں برکت عطا فرمائے اور انکے جملہ مشاغل اخلاص اور للہیت پر مکمل کردے اور یہ صدقہ جاریہ امت محمدیہ کے لئے نہایت کار آمد ثابت ہو وآخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین مورخہ ۷/ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہٗ

اسوۃ الاذکیاء قدوۃ الفضلاء حضرت مولانا حافظ عبد الرحمن صاحب دام مجدہم شیخ الحدیث امروہہ ضلع مراد آباد

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وحدہٗ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہٗ۔

مین نے آپکے رسائل مرسلہ تفسیریہ دیکھے آج کل میں خیال کرتا ہوں کہ لوگوں کے دلونمیں فی الجملہ قرآن پاک کے متعلق شوق ہے کہ اسکے مطالب معلوم ہوں اور بسہولت حاصل ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ یہ دونو باتیں انکو آپکے ان رسائل سے حاصل ہو جائیگی۔ اور انشاء اللہ تعالےٰ یہ ان کیلئے فلاح دارین کے لئے ممد ومعاون ہونگے۔

قرآن پاک آپ عین ہدایت ہے اور اسکے کل شعبے آیات بینات ہیں۔ یہ رسائل مفیدہ انہیں شعبونکی اشاعت کیلئے ہیں حق تعالےٰ اسے قبول فرماویں اور لغزشوں سے بچائیں اور سچ یہ ہے کہ۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب جو شخص ان رسائل کو دیکھیگا وہ آپ اندازہ کریگا کہ رسائل سے اسکے معلومات قرآنی میں کافی اضافہ ہوا۔ . .

ناظم شعبہ تالیف واشاعت انجمن خدام الدین اندرون دروازہ شیرانوالہ لاہور





